

۶۸۱۷
مشق کی اپنی تیسویں دینی تالیف

286

کتاب

مصنفہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
لَعَنَ اللَّهُ الْكُفْرَ وَالْكَافِرِينَ
الْعِصْيَانُ وَالْعِصْيَانُ
الْعِصْيَانُ وَالْعِصْيَانُ

مطبوعہ پرنسپل پریس لکھنؤ

کتاب

امامیہ مشن کی اڑتیسویں مینی خدمت

اس موقع پر جب کہ اچھوت مساوات حقیقی کی تلاش میں
مذاہب عالم کی حقیقتوں سے واقفیت حاصل کرنا چاہ رہے ہیں۔ اور
لکھنؤ میں ۲۲ مئی کو مذاہب کی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔
ہم کو ضرورت محسوس ہوئی کہ اسلام کی حقیقی مساوات کو
پیش کرتے ہوئے دنیا کو اُس کے حقیقی خط و خال سے روشناس کرائیں
یہ سالہ اچھوت اقوام میں مفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اور شیعہ
اور بابہ رتھت سے امید ہے کہ وہ اس کو کثیر سے کثیر تعداد میں خرید فرما کر
خود بھی اپنے اپنے حلقہ میں تقسیم کرائیں۔

والسلام

سید محمد رضا نقوی
سکرٹری امامیہ مشن مفتی گنج لکھنؤ
۲۲ مئی ۱۹۳۶ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

— (※) —

اللہ کے مہالہ واحد ”تم سب کا خدا ایک ہے۔“
 یہ تھی وہ آواز جس سے دنیا کی خاموش فضا بیک وقت گونج اٹھی
 اس وقت جب ہر طرف تفریق کا دور دورہ تھا۔
 متحدہ انسانیت کے پرچے اڑ گئے تھے اور مساوات باہمی کا شیرازہ
 اس طرح بکھرا تھا کہ اجتماع کا نام و نشان بھی باقی نہ تھا۔

تفریق کے اسباب | مونا نے خداوندی مخلوق کے درمیان
 پوری اسباب کے ماتحت مختلف حیثیتوں سے

تفریق قائم کر رکھی تھی

(۱) مال و دولت یعنی بہرہ و نعمت آدمی فقیر اور محتاج، مفلوک الحال
 انسان کو ذلت کی نظر سے دیکھتا تھا۔

(۲) حسب و نسب یعنی ہر اونچی ذات کا آدمی نیچ ذات کو حقیر سمجھتا۔

(۳) رنگ - گورے رنگ والے کالے رنگ کو پست سمجھتے۔

اسلام نے دنیا میں اگر ان تمام تفریقوں کو مٹا دیا۔

والله الغنی وانتم الفقراء

مال و دولت

غنی بس ایک خدا کی ذات ہے، اور

سب فقیر ہیں۔ لہذا دولت مند اور فقیر کا فرق باطل ہے

انما جعلناکم شعوبا وقبائل

حسب و نسب

لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم

مختلف خاندان اور گھرانوں کی تقسیم تو فقط پہچان کے لئے ہے۔ مگر تم میں
سب سے زیادہ مغرور وہ ہے جو اپنے فرائض کا سب سے زیادہ حساس دیکھے۔

پیغمبر اسلام نے ارشاد کیا۔ لا فخر للقرشی علی منیر القرشی

ولا للعربی علی غیر العربی۔ کوئی فخر نہیں قرشی کو غیر قرشی پر اور
عربی کو غیر عربی پر۔

رسول اسلام نے یہ بھی اعلان کر دیا کہ بعثت الی لا حصر

رنگ

ولا اسود یہ رنگ کی تفریق کیسی۔ سرخ اور سیاہ

سب میری امت میں داخل ہیں اس لئے سب برابر ہیں۔

— (✱) —

اسلام کے اصول و مساوات کی تعلیم

صرف اسلام دنیا کا ایک وہ مذہب ہے جس کے اصول عقائد ہی ایسے مقرر کئے گئے ہیں کہ جن پر مساوات کی عمارت قائم ہوتی ہے۔

خدا ایک ہے۔ یہ پہلا ننگ بنیاد ہے

(۱) توحید

جس پر مساوات کا تصور بلند ہوتا ہے۔ ثنی

فقیر۔ خاندانی۔ غیر خاندانی۔ گورے کالے۔ سرمایہ دار پیشہ ودا س حیثیت سے سب برابر ہیں کہ وہ ایک خدا کے بندے ہیں۔ اور ایک خالق کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ اور اسی لئے اسلام نے اس چیز کو اپنے اصولوں میں سب سے پہلا درجہ عطا کیا۔

دنیا میں مختلف طرح سے تفریق نظر آتی ہے

(۲) عدل

کوئی رشتہ میں ہے اور کوئی تکلیف میں۔ کوئی

دولت مند ہے اور کوئی فقیر۔ کوئی طاقتور ہے اور کوئی کمزور۔

اسلام یہ کہتا ہے کہ یہ تفریقیں سب ظاہری اعتبار سے ہیں۔ کیونکہ خدا

عادل ہے وہ کسی کیساتھ جانبداری نہیں کرتا اُس نے اگر ایک کو راحت

دی اور دوسرے کو تکلیف، تو جسے تکلیف دی اُسے اُس تکلیف کا کبھی نہ

کبھی معاوضہ دے گا۔ اس لئے نتیجہ وہ اس پہلے انسان سے مساوی قرار پائے گا

ایک کو دولت عطا کی اور ایک کو فقیر رکھا تو وہ دولت بھی آزمائش کی حیثیت سے ہے۔ اور یہ فقر و فَلَاکت بھی آزمائش کے لئے جس کا نتیجہ دولت کو کامیابی اور ناکامیابی کی صورت میں ان کے اعمال کے مطابق ملے گا اسلئے نتیجہ دونوں مساوی ہیں۔ اس طرح دنیا کی سخت و نرم خوش گوار و ناخوشگوار حیثیتوں سے تفریق کی بنیاد پر ہرگز ایک شخص کو حق نہیں ہو چتا کہ وہ دوسرے کو حقارت کی نگاہ سے دیکھے اور اُسے ذلیل سمجھے۔

(۳۱) نبوت
یعنی خدا کا پیغام انسانوں کے نام انسانوں ہی میں سے ایک ایسی سستی کے ہاتھ پر اُترتا ہے۔ جو

عملی حیثیت سے بالکل کامل یعنی معصوم ہوتی ہے جو اسکی تصدیق کرے وہ مسلم ہے اور جو نہ تسلیم کرے وہ کافر۔

جتنے لوگوں نے اُسکے اوپر ایمان اختیار کیا ہے سب کی امت ہیں اور جتنے اسلام کے حقوق ہیں اُن میں مساوی درجہ رکھتے ہیں

اس مساوات کو اس طرح ظاہر کیا کہ ”اغیا المؤمنون اخوة“ ایمان لانے والے سب بھائی ہیں۔ اُن میں کوئی تفریق ہرگز نہیں ہے۔

(۳۲) امامت
پیغمبر کے انتقال کے بعد اُس کا جانشین بھی وہی ہوتا ہے جو عملی حیثیت سے کامل و اکمل یعنی

معصوم ہونے کی بنیاد پر پیغمبر کی زبانی خدا کی طرف سے نامزد ہو۔

اس میں نہ سن و سال کی قید ہے نہ مال و دولت کی شرط اور نہ قرو
غلبہ کی ضرورت اُس کے اطاعت کرنے والے ایمانی حیثیت سے تمام
مراتب میں شریک ہیں جنہیں امتیاز صرف عمل کی بنا پر ہے اور کسی بنا پر نہیں
یعنی ایک دن ہے جس میں ہر ایک اُس کے
(۵) معاد

جس کا احساس دنیا کی مختلف طاقتوں میں توازن پیدا کرتا ہے۔ ایک طاقتور
اپنے سے کمزور کو پامال کرتے ہوئے صرف اسی احساس کی بنا پر ڈرتا ہے کہ اسکی
سزا ملنے کا اندیشہ ہے۔ ایک دولت مند اسی لئے فقیروں کی خبر گیری کرتا ہے
کہ اسکی جزا کی امید ہے

پھر اسکے لئے صاف طور سے ایک کلیہ پیش کر دیا کہ ”تجزی کل نفس
بما تسعی“ ہر انسان کو اُس کا بدلا دیا جائے گا جو اس نے سعی و کوشش
کی ہے۔ اور یہ کہ کوئی ایک دوسرے کے گناہ کا بار نہیں اٹھا سکتا۔

”لا خز و انزدة و نذ اخیری“ اور یہ کہ ذرہ بھر بھی عمل اس
دنیا کا رالگاں نہیں جاتا۔

”من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ و من یعمل مثقال
ذرۃ شرا یرہ“ جو ایک ذرہ بھر اچھائی کرے گا اسے دیکھ لیگا اور جو
ذرہ بھر برائی کرے گا اسے دیکھ لے گا۔

احکام مذہبی میں مساوات

عبادت گاہ مسلمانوں کی سب سے بڑی عبادت گاہ خانہ کعبہ ہے جس کا حج تمام مسلمانوں پر واجب ہے۔ اور اس کے بعد درجہ مساجد کا ہے۔ جس میں تمام مسلمان نماز ادا کرتے ہیں۔ ان تمام عبادت گاہوں میں مذہبی حیثیت سے کسی قسم کی تفریق نہیں دیکھی ہے ایک بادشاہ اولوالعزم اور ایک فقیر بے نوا دونوں ایک موقع پر یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔

حج کے احکام میں یہ پہلو بہت نمایاں ہے۔ بڑے بڑے ریشمی قمیض پوشاک پہننے والے وہاں مجبور ہیں کہ ایک تہ بند اور ایک چادر اوڑھ لیں اسی طرح احکام حج بجالائیں جس طرح ایک درویش بے سرمایہ فقیر۔ مسجدوں میں بھی اسی صورت سے مساوات قرار دی گئی۔ اُن کے دروازے ہر مسلمان کے لئے یکساں صورت پر کھلے ہیں

نماز جماعت جماعت کی نماز کے موقع پر یہ مساوات پورے طور پر نمایاں ہوتی ہے۔ وہاں شاہ و گدا

ایک دوسرے کے پہلو میں ہوتے ہیں۔ اور یاد رہے کہ اگر ایک فقیر پہلی صف میں ہے اور امیر کسی دوسری صف میں تو اس امیر کا سر اس فقیر کے

پیرہن کے پاس ہوگا۔

شادی بیاہ | شادی کے لئے رکھو ہونے کی ضرورت ہے

تو اس کے لئے صاف اعلان کر دیا "المومن كفوا المومن" ہر مومن دوسرے کا کفو ہے۔

اس طرح شادی کے لئے مسلمانوں کے درمیان کوئی تفریق نہیں قرار دی گئی ہے اور ہر مسلمان مرد کی شادی ہر مسلمان عورت کے ساتھ جائز قرار دی گئی۔

اکل و شرب | مسلمانوں کے درمیان چھوت چھات کو صرف اٹھایا ہی نہیں بلکہ اس کے خلاف

پوری کوشش کی گئی۔ اور مختلف طرح سے ترغیب دلائی گئی کہ مسلمان ایک دوسرے کیساتھ یگانگی کا برتاؤ کریں۔ یہاں تک کہا گیا کہ "سور المومن شفاء" ایک مسلمان کا اُٹھ دوسرے مسلمان کے لئے شفا کا باعث ہے۔ اس میں ہرگز کسی طرح کی تفریق نہیں قرار دی گئی ہے۔

— () —

۱۵ یعنی اس کا جھوٹا کسانا یا باقی۔

پیغمبر اسلام کی عملی تعلیم

نبی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی عملی تعلیم کے ذریعہ سے بھی ثابت کر دیا کہ اسلام بہت اقوام کو بلند بنانے کا علمبردار اسکے لئے حسبِ میل مثالیں یادگار حثیت رکھتی ہیں۔

ملک عرب میں غیر عرب راجھوت کا درجہ
(۱) سلمان فارسی | لکھتے تھے۔ رسول نے ایک غیر عرب انسان

فارس کے باشندہ سلمان کو اتنی عزت دی کہ دوسرے بڑے بڑے قوم و قبیلہ اور خاندانی وجاہت رکھنے والے افراد کو رشک ہوتا تھا۔

رسول نے سلمان کی عزت بڑھانے کے لئے یہاں تک کہہ دیا کہ سلمان ”منا اهل البیت سلمان ہم البیت میں سے ہیں۔“

اور پیغمبر کے چھٹے جانشین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے جب سلمان کا نام آیا تو آپ نے فرمایا ”سلمان فارسی“ نہ کہو بلکہ ”سلمان محمدی“ کہو۔

ملک حبش کے رہنے والے، سیاہ رنگ کے
(۲) بلال حبشی | انسان بلال کو پیغمبر اسلام نے اپنی

مسجد کے موذن کا عہدہ دیا۔ تو زمانہ جاہلیت کی ذہنیت لکھنے والے

ہمسکے نو مسلموں کو بہت گراں گذرا اور کہا کہ یہ تو حروف بھی صاف
 ادا نہیں کرتے۔ شین کو سین کہتے ہیں تو پیغمبر اسلام نے اُن لوگوں
 کو یہ کہہ کر خاموش کر دیا کہ سین بدل لیں شین عند اللہ۔ بلال کا سین
 خدا کے نزدیک شین کا درجہ رکھتا ہے۔

(۳) شادی بیاہ کے متعلق عملی مثال

غیر قوم کے شخص تھے۔ مفلوک الحال اور پریشان تھے۔ مسلمانوں میں
 کوئی اپنی لڑکی دینے پر طیار نہیں ہوتا تھا۔ رسالت اکبر نے خود اپنی
 حجازی زاد بہن ضبیہ بنت حارث بن عبد المطلب کا عقد اُن کے ساتھ
 پڑھ دیا اور اس کی عملی مثال ہمیشہ کے لئے قائم کر دی۔
 زید بن حارثہ بھی غلام خرید کر وہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ جن کیساتھ
 حضرت نے اپنی بھوپھی کی لڑکی زینب بنت جحش کا عقد پڑھا۔

پیشہ وری کا اعزاز

دنیا میں سرمایہ داری اور پیشہ وری کی بھی ایک تفریق قائم
 کر لی گئی اور پیشہ وروں کو ذلیل نگاہ سے دیکھا جانے لگا۔
 پیغمبر اسلام نے خود تجارت کر کے نبوت کا سزاوارہ تجار سے قرار دیا

اور دنیا میں پیشہ کی عزت کو قائم کیا۔ اور اُن کے سب سے بڑے شاگرد
اور پہلے جانشین اونیائے اسلام کے سب سے بڑے پیشوا علی ابن
ابیطالب نے باغوں میں آب کشی کی اور میثم غمار کی دوکان پر
بیٹھ کر خرے فروخت کئے

کفیش و وزی

دنیا کی مار سچ میں یہ نظیر بے مثال ہے کہ رسول کا چچا زاد
بھائی اُن کا داماد۔ اُن کا ولیعهد اور اُن کا جانشین مسجد کے ایک
گوشہ میں بیٹھا رسول کی جوتی ہاتھ میں لئے رہا ہے۔

دنیا کو سبق دے دیا کہ انسان کی عزت پر اس طرح کے کام
کرنے سے کوئی حرج نہیں آتا اور کسی کو صرف اس لئے ذلت کی نگاہ
سے نہیں دیکھا جاسکتا کہ وہ کفیش و وزی ہے اور جوتیاں بناتا ہے۔

یہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ علی اُس وقت بھی بادشاہ
تسلیم کئے جا چکے تھے اور حجاز و عراق و ایران وغیرہ پر حکومت
کر رہے تھے۔ تب بھی اپنی جوتی اپنے ہاتھ سے سیتے تھے۔ اور اُسے
کوئی اپنی ذلت کی بات نہ سمجھتے تھے۔

عسے اور قبر

اسلامی مساوات دیکھنا ہو تو ذرا عسے کا طرز عمل اپنے غلام قبر کے ساتھ دیکھو۔ بازار میں قبر کے ساتھ جاتے ہیں۔ دو پیراہن خریدتے ہیں ایک ساتھ درہم کا اور ایک پانچ درہم کا۔ سات درہم والا قبر کو دیتے ہیں۔ پانچ درہم والا خود پہنتے ہیں۔ قبر کہتے ہیں۔ مولایہ قیمتی پیراہن آپ پہنتے۔ فرمایا۔ نہیں قبر، تم کس ہو، وہ پیراہن تمہارے لئے اچھا ہے میں یہی پہن لوں گا جو پانچ درہم والا ہے۔

حضرت فاطمہ اور فضہ

یہ بھی سنو کہ پیغمبر اسلام کی اکلوتی بیٹی اور دہنائے اسلام علی بن ابی طالب کی شریک زندگی فاطمہ زہرا اپنی لونڈی فضہ کے ساتھ کیا سلوک کرتی تھیں۔
تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ گھر بار کا کام ایک روز حضرت فاطمہ کرتی تھیں اور ایک روز فضہ۔
اس کی مثال دنیا کی تار بج میں ملنا غیر ممکن ہے

شہید کربلا

اور فضیلت کنیز زہرا

سنو! سنو! مسلمانوں کی سب سے بڑی یادگار زندگی رکھنے
 والے علیؑ رہنما، پیغمبر کے نواسے، علیؑ فاطمہ کے بیٹے۔ حسینؑ
 شہید کربلا نے کیا کیا؟

وہ حب رخصت آخری کے لئے درخیمہ پر آئے۔ سب بہنوں
 بیٹیوں اور تمام گھر میں رہنے والوں کو سلام رخصت کیا تو
 انھوں نے خصوصیت سے نام لے کر فضیلت کو بھی سلام کیا تھا
 اور یہ کہا تھا کہ

”السلام علی فضیلت جاریۃ اہل فاطمہ الزہرا“

مطمئن موم کربلا اور

جون غلام ابی ذر غفاری

ایک مثال اور بھی سن لو! جون حبشی غلام تھے۔ رنگ
 بھی سیاہ تھا۔ اور غیر ملک کے رہنے والے تھے۔

کر بلائیں حسین ؑ کی نصرت میں اپنا جان نثار کی۔ حسین جس طرح
 عزیزوں و دوستوں کی لاش کے سر لانے خود گئے تھے اسی طرح جون
 کی لاش پر بھی گئے۔ اور اتنا زیادہ کیا کہ جوں کا سر اپنے زانو پر رکھا
 رخسارہ اپنا غلام کے رخسارہ پر رکھا اور اُن کے لئے دعائے خیر کی۔
 اسلام کی تاریخ اور حقیقی رہنمایان اسلام کی سیرت زندگی
 ایسی مثالوں سے بھری ہوئی ہے۔

یا ورکھو کہ دنیا کا کوئی مذہب اپنے سہول اور عملی تعلیمات کے
 اعتبار سے اس طرح مساوات کی حمایت ثابت نہیں کر سکتا جس طرح
 اسلام۔ یقیناً اسلام ہی ایک تنہا مذہب ہے جو پس افتادہ قوام
 کو مساویانہ حقوق دینے کا صحیح علمبردار ہے اور اُن کی ترقی و سر بلندی
 کا ضامن ہے۔

والسلام

علی نقی النقی عفی عنہ

۲۸ صفر ۱۳۵۵ھ مطابق ۲۱ مئی ۱۹۳۶ء

امامیہ مشن کے تبلیغی رسالے

نمبر	نام کتاب	نمبر	نمبر	نمبر	نام کتاب	نمبر
۱	قائدان حسین کا مذہب	۲۴	۲۰	۲	دی ریڈیم آف حسین انگریزی	۲
۲	تخریفات قرآن کی حقیقت	۲۶	۲۱	۳	اسوہ حسینی	۳
۳	مولود کعبہ	۲۸	۲۲	۴	جنگ صفین	۴
۴	وجود حجت	۳۰	۲۳	۵	تذکرہ حفاظ شیعہ حصہ اول	۵
۵	اصول دین اور قرآن	۳۲	۲۴	۶	حصہ دوم	۶
۶	اتحاد الفریقین حصہ اول	۳۴	۲۵	۷	مقصود کعبہ	۷
۷	حسین اور اسلام اردو	۳۶	۲۶	۸	مذہب باب بہا حصہ اول	۸
۸	" ہندی	۳۸	۲۷	۹	مذہب اور سائنس	۹
۹	" انگریزی	۴۰	۲۸	۱۰	معرکہ کربلا انگریزی	۱۰
۱۰	منعہ اور اسلام	۴۲	۲۹	۱۱	کربلا کا ہرادیو ہندی	۱۱
۱۱	امامت ائمہ اثنا عشر اور قرآن	۴۴	۳۰	۱۲	دی ٹریٹی آف کربلا انگریزی	۱۲
۱۲	تجارت اور اسلام	۴۶	۳۱	۱۳	اسلام کی حکیمانہ زندگی	۱۳
۱۳	اتحاد الفریقین حصہ دوم	۴۸	۳۲	۱۴	دور استبداد	۱۴
۱۴	علی اور کعبہ	۵۰	۳۳	۱۵	حقیقت ببا	۱۵
۱۵	رجال بخاری حصہ اول	۵۲	۳۴	۱۶	خطیب آل محمد	۱۶
۱۶	مذہب باب بہا حصہ اول	۵۴	۳۵	۱۷	تدوین حدیث	۱۷
۱۷	نور و خدیج	۵۶	۳۶	۱۸	مطلوب کعبہ	۱۸
۱۸	مجاہدہ کربلا	۵۸	۳۷	۱۹	مخار بہ کربلا	۱۹
۱۹	کربلا کا آتم بلیدان ہندی	۶۰	۳۸		اسلام کا پیغام	

ملنے کا پتہ

اندری سکریٹری امامیہ مشن لکھنؤ